دورانِ حیض قرآن مجید کی تلاوت

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: شیخ محمد صالح المنجد۔ حفظہ اللہ۔

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلیؔ

قراءة القرآن أثناء الحيض

[الأُردية –أُردو– Urdu]

فتوى: الشيخ / محمد بن صالح المنجد –حفظه الله–

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق: عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

۲۵٦۴: دورانِ حیض قرآن مجید کی تلاوت

سوال: کیا عورت دورانِ حیض قرآن مجید کی تلاوت کرسکتی ہے؟

بتاریخ ۱۱-۴-۲۰۰۷ کو نشر کیا گیا

جواب

الحمدللہ :

اہل علم کے یہاں یہ مسئلہ اختلافی ہے:

جمہور فقہاء کرام حالتِ حیض میں قرآن مجید کی تلاوت کی حرمت کے قائل ہیں، اس لیے عورت حیض کی

حالت میں تلاوت نہیں کر سکتی ہے، اس سے صرف ذکر و اذکار اور دعاء مستثنی ہیں جس سے تلاوت کا قصد نہ ہو، مثلا:[بسم اللہ الرحمن الرحیم، انا للہ و انا الیہ راجعون، ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار الخ] اس کے علاوہ دوسری دعائیں جو قرآن مجید میں وارد ہیں وہ عمومی ذکر میں شامل ہیں.

فقہاء نے ممانعت کے کئی ایک امور اور دلائل بیان کیے ہیں:

ا۔یہ عورت جماع سے جنابت والے کے حکم میں ہے کہ دونوں پر غسل فرض ہوتا ہے، اور حدیث میں ثابت ہے کہ:

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

:(أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم القرآن وكان لا يحجزه عن القرآن إلا الجنابة)

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید کی تعلیم دیا کرتے تھے، اور جنابت کے علاوہ کوئی اور چیز انہیں ایسا کرنے سے نہیں روکتی تھی“۔ سنن ابو داود (۱ / ۲۸۱) سنن ترمذی حدیث نمبر (۱۴۶) سنن نسائی (۱ / ۱۴۴) سنن ابن ماجہ (۱ / ۲۰۷) مسند احمد (۱ / ۸۴) صحیح ابن خزیمۃ (۱ / ۱۰۴) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے، اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

حق یہی ہے کہ یہ [حدیث] حسن کے درجہ کی ہے اور قابل حجت ہے.

۲۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئاً من القرآن)

”حائضہ عورت اور جنبی شخص قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھے“۔

سنن ترمذی حدیث نمبر (۱۳۱) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (۵۹۵) سنن دار قطنی (۱ / ۱۱۷) سنن البیھقی (۱ / ۸۹).

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اسماعیل بن عیاش حجازیوں سے روایت کرتے ہیں، اور ان کا حجازیوں سے روایت کرنا ضعیف ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حدیث کا علم رکھنے والوں کے یہاں بالاتفاق یہ حدیث ضعیف ہے. اھ-

دیکھیں: [مجموع فتاوی ابن تیمیۃ] (۲۱ / ۴۶۰) اور نصب الرایۃ(ا / ۱۹۵) اور التلخیص الحبیر(ا / ۱۸۳).

اور بعض اہل علم حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت جائز قرار دیتے ہیں، امام مالک کا مسلک یہی ہے، اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہے جسے شیخ الاسلام

ابن تیمیہ نے اختیار کیا اور امام شوکانی نے راجح قرار دیا ہے، انہوں نے کئی ایک امور سے استدلال کیا ہے:

۱۔ اصل جواز اور حلت ہے یہاں تک کہ اس کی ممانعت میں کوئی دلیل مل جائے، لیکن ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی ہے جو حائضہ عورت کو قرآن کی تلاوت سے منع کرتی ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

حائضہ عورت کی تلاوت کی ممانعت میں کوئی صریح اور صحیح نص نہیں ملتی ہے.

اور ان کا کہنا ہے: یہ تو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی عورتوں کو حیض آتا تھا، لیکن

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن کی تلاوت سے منع نہیں کیا ہے، جس طرح کہ انہیں ذکر واذکار اور دعاء سے منع نہیں فرمایا ہے.

۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید کی تلاوت کا حکم دیا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی تعریف کی اور اسے عظیم اجر وثواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے، چنانچہ اس سے منع اسی وقت کیا جا سکتا ہے جب کوئی دلیل مل جائے، لیکن کوئی دلیل ایسی نہیں ہے جو حائضہ عورت کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرتی ہو، جیسا کہ بیان بھی ہو چکا ہے.

۳۔ قرآن مجید کی تلاوت منع کرنے میں حائضہ عورت کا جنبی پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ یہ قیاس مع الفارق ہے،کیونکہ جنبی شخص کے اختیار میں ہے کہ وہ اس مانع کو غسل کر کے زائل کر لے، لیکن حائضہ عورت ایسا نہیں کر سکتی ہے، اور اسی طرح غالبا حیض کی مدت بھی لمبی ہوتی ہے، لیکن جنبی شخص کو نماز کا وقت ہونے پر غسل کرنے کا حکم ہے.

۴۔ حائضہ عورت کو قرآن مجید کی تلاوت سے منع کرنے میں اس کے لیے اجر و ثواب سے محرومی ہے، اور ہو سکتا ہے اس کی بنا پر وہ قرآن مجید میں سے کچھ بھول جائے،

یا پھر اسے تعلیم کے دوران قرآن مجید پڑھنے کی ضرورت ہو.

مندرجہ بالا سطور سے حائضہ عورت کے لیے قرآن مجید کی تلاوت کے جواز کے قائلین کے دلائل کی قوت ظاہر ہوتی ہے، اور اگر عورت احتیاط کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت صرف اس وقت کرے جب اسے بھول جانے کا خدشہ ہو تو اس نے محتاط عمل کیا ہے.

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ جو کچھ اوپر کی سطور میں بیان ہوا ہے وہ حائضہ عورت کے لیے زبانی قرآن مجید کی تلاوت کے متعلق ہے.

لیکن قرآن مجید دیکھ کر تلاوت کرنے کا حکم اور ہے، اس میں اہل علم کا راجح قول یہ ہے کہ قرآن مجید سے تلاوت کرنا حرام ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ﴾[الواقعة:٧٩]

”اسے پاکبازوں کے علاوہ اور کوئی نہیں چھوتا ہے“.

اور اس خط میں بھی ذکر ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دے کر یمن کی طرف بھیجا تھا اس میں ہے: (لا يمسُّ القرآن إلا طاهر)

”پاک شخص کے علاوہ قرآن مجید کو کوئی اور نہ چھوئے “

موطا امام مالک (١ / ١٩٩) سنن نسائی (٨ / ٥٧) ابن حبان حدیث نمبر (٧٩٣) سنن بیھقی (١ / ٨٧).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شہرت کے اعتبار سے علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے.

اور امام شافعی کہتے ہیں: ان کے یہاں ثابت ہے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہے.

اور ابن عبد البر کہتے ہیں:

" سیرت نگاروں اور اہل معرفت کے یہاں یہ خط مشہور ہے اپنی شہرت کی بنا پر یہ اسناد سے مستغنی ہے، کیونکہ لوگوں کا اس خط کو شرفِ قبولیت بخشنا تواتر کے مشابہ ہے". اھ-

اور شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ صحیح ہے."

دیکھیں: التلخیص الحبیر (۴ / ۱۷) اور نصب الرایۃ (۱ / ۱۹۶) اور ارواء الغلیل (۱ / ۱۵۸)، حاشیۃ ابن عابدین (۱ / ۱۵۹) المجموع (۱ / ۳۵۶) کشاف القناع (۱ / ۱۴۷) المغنی (۳ / ۴۶۱) نیل الاوطار (۱ / ۲۲۶) مجموع الفتاوی ابن تیمیۃ (۲۱ / ۴۶۰) الشرح الممتع للشیخ ابن عثیمین (۱ / ۲۹۱)

اس لیے اگر حائضہ عورت قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا چاہے تو وہ اسے کسی منفصل چیز کے ساتھ پکڑے مثلا: کسی پاک صاف کپڑے یا دستانے کے ساتھ، یا قرآن کے

اوراق کسی لکڑی اور قلم وغیرہ کے ساتھ اٹھائے، قرآن کی جلد کو چھونے کا حکم بھی قرآن جیسا ہی ہے.

واللہ اعلم.

شیخ محمد صالح المنجد

(طالبِ دُعا:عزیز الرحمن ضیاء اللہ :azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com